Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | ہفتہ ۵ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۹ ہجرت ۱۳۷۱ ہش - ۹ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۰۷

خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنے کے انعامات

خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ وہ آپ کی ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ اور آپ کی فطرت میں اور نفس میں قناعت کا مادہ پیدا کرے گا۔ اور سخی بنائے گا آپ کو۔ دوسروں کو دینے والا بنا دے گا آپ کو۔ ایسا بنا دے گا جس طرح ایک چشمہ کے کنارے پر جو خیمہ زن ہو انسان وہ پانی جمع نہیں کیا کرتا مشکوں میں۔ ہر وقت اس کو ٹھنڈا پانی بارشوں کا اور برف کا چشموں کے ذریعے اسے وہ پہنچ رہا ہے۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا ہے)
۱۳۔ جون ۱۹۸۰ء

یوم قدرتِ ثانیہ

تمام جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان اور مربیان کرام کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں حسبِ حالات ۲۷ مئی کو "یوم قدرتِ ثانیہ" کی اہمیت اور برکات کے پروگرام کو کامیاب بنائیں اور پھر کارروائی کی رپورٹ ارسالِ مرکز کریں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستِ دُعا

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کی اہلیہ سلمیٰ جاوید صاحبہ کا گذشتہ دنوں فضلِ عمر ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے اور صحت تیزی سے بحال ہو رہی ہے۔ احباب سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب انسپکٹر بیت المال کی اہلیہ امۃ الحفیظ صاحبہ قریباً ڈیڑھ ماہ سے رحم میں رسولی کے باعث بیمار ہیں۔ اب اپریشن تجویز ہوا ہے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اپریشن کی کامیابی اور کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

دارالضیافت کے فون نمبر کی تبدیلی

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دارالضیافت کے نئے فون نمبر حسب ذیل ہیں:-

فون نمبر ۴۷۹
فون نمبر ۹۳۸

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل یہ ہے کہ ولی اللہ بننا ہی مشکل ہے بلکہ اس مقام کا سمجھنا ہی دشوار ہوتا ہے کہ یہ کس حالت میں کہا جاوے گا کہ وہ خدا کا ولی ہے۔ انسان انسان کے ساتھ ظاہرداری میں خوشامد کر سکتا ہے اور اس کو خوش کر سکتا ہے خواہ دل میں ان باتوں کا کچھ بھی اثر نہ ہو۔ ایک شخص کو خیر خواہ کہہ سکتے ہیں مگر حقیقت میں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ خیر خواہ ہے یا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ اس کی اطاعت و محبت کس رنگ سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ فریب اور دغا نہیں ہو سکتا۔ کوئی اس کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ جب تک سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ یک رنگ ہو کر خدا تعالیٰ کا نہ بن جاوے کچھ فائدہ نہیں۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا اجتبا اور اصطفا فطرتی جوہر سے ہوتا ہے۔ ممکن ہے گذشتہ زندگی میں وہ کوئی صغائر یا کبائر رکھتا ہو لیکن جب اللہ تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق ہو جاوے تو وہ کُل خطائیں بخش دیتا ہے اور پھر اس کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا۔ نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ یہ کس قدر احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ درگذر کرتا اور عفو فرماتا ہے پھر اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کرتا۔ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پھر باوجود ایسے احسانوں اور فضلوں کے بھی اگر وہ منافقانہ زندگی بسر کرے تو پھر سخت بدقسمتی اور شامت ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۵-۵۹۶)

حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف ہر وقت متوجہ رہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"خدا تعالیٰ نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے اور انسان کو پیدا کرنے کا یہی بنیادی مقصد ہے تو انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا عبد بنے چنانچہ دوزخی یہ کہیں گے کہ انہیں پیدا کیا گیا تھا کہ وہ خدا کے عبد بنیں، اس سے تعلق پیدا کریں دعا کے ساتھ اور خدا کے حضور عاجزانہ جھک کر۔ لیکن خدا کا عبد بننے کی بجائے وہ اپنے نفس کا عبد بن گئے۔ شیطانی وساوس کا عبد بن گئے یا شیطان کے چیلے بن گئے۔ خدا تعالیٰ کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس کا کوئی خیال نہیں رکھا۔ خدا کے قرب کی راہوں کو انہوں نے اختیار نہیں کیا۔ انہوں نے خدا سے تعلق پیدا کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اس کے لئے انہوں نے کوئی مجاہدہ نہیں کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خدا سے دور ہو گئے اور اس کے غضب اور قہر کی جہنم کے وارث بن گئے۔

پس پہلا بنیادی فرض انسان پر اس حق کی ادائیگی ہے۔ جس کو ہم عام طور پر حقوق اللہ کہتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیں ہر وقت یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ تو کسی کا محتاج نہیں۔ اسے کسی انسان یا کسی اور ہستی یا وجود کی احتیاج سرے سے ہے ہی نہیں اس لئے کہ وہ کامل قدرتوں والا اور ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ اس کے سامنے کسی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ ہجرت ۱۳۷۱ ہش ۔۔۔ ۹۔ مئی ۱۹۹۲ء

آئیے ہم خدا کے ہو جائیں

بہت کم لوگ اپنے غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اکثر خاموشی سے سب کچھ برداشت کرتے رہتے ہیں اور جب تک ان کے حالات کو کریدا نہ جائے پتہ ہی نہیں چلتا کہ انہیں کس قسم کا غم کھائے جا رہا ہے جب کریدا جاتا ہے تو یوں لگتا ہے کہ ان کا ہنستا بستا چہرہ اپنے پیچھے بہت کچھ چھپائے ہوئے ہے۔ کسی کو گھر کا غم ۔ کسی کو باہر کا۔ کسی کو اپنے دوستوں سے شکائت ہے۔ کسی کو اپنے دشمنوں سے۔ ایسا شخص تو شائد ہی ملے جسے کوئی بھی — اور کسی سے بھی — شکائت نہ ہو۔ اور اگر شکائت ہو گی تو غم بھی ہو گا۔

انسان بھی اپنے بھائیوں کے غم کا مداوا کرنے کی کوشش تو کر سکتے ہیں اور کرتے بھی ہیں۔ لیکن اس کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ ۱۔ انہیں علم ہو کہ کسی کو کیا غم ہے۔ ۲۔ اُن میں استطاعت ہو غم کو دُور کرنے کی۔ اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ آپس میں مل کر ہی کچھ کر سکتی ہیں۔ ان میں سے صرف ایک ہو تو پوری طرح کام نہیں آتی۔

غموں کو دُور کرنے کا بہترین طریق وہ ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے درج ذیل ارشادات میں بیان فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا۔ اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ کیا وہ ایک پیسہ ضائع ہونے سے روتا اور چیخیں مارتا ہے۔ اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔"

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے غموں کو — ہماری حاجات کو — جانتا بھی ہے۔ اور انہیں دُور بھی کر سکتا ہے۔ اس میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں یہ ہمارا کام ہے کہ ہم خدا کے ہو جائیں۔ اور اپنے سارے غم اس کے حوالے کر دیں۔

ہمارا غم تو ذرا سا غم ہے غمِ زمانہ ہے اِک خزانہ
ہمارے غم کو غمِ زمانہ کی ہی تجوری میں ڈال دیجے
کسی کو رسوائے عام ہونے پہ بھی بٹھالیں سرِ فلک پہ اپنے
ہماری شہرت کو نام رسوائیوں کا دے کر اچھال دیجے

——— ابو الاقبال

زندگی کا بس نہیں چلتا قضا کے سامنے
آدمی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

آصفہ وہ حضرتِ طاہر کی پاکیزہ حرم
جا کے حاضر ہو گئیں ربِّ عُلا کے سامنے

خواہشیں تھیں بے حقیقت اپنی مرضی کچھ نہ تھی
خم سرِ تسلیم تھا حق کی رضا کے سامنے

جاں امانت اس کی تھی جب وقت پورا ہو گیا
جان رکھ دی مالکِ ارض و سما کے سامنے

سیر حاصل ہو انہیں جلوہ گہِ اللہ کی
دل کا آئینہ ہو مولا کی لقا کے سامنے

سیّدہ کی موت اگرچہ ایک صدمہ ہے عظیم
میرے آقا کو سکوں دے صبر دے ربِّ کریم!

سعید احمد اعجاز

اخلاص و محبّت سے زندگی بسر کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"سچا تقویٰ حاصل کرنے کے لئے بھی دُعا ہی ایک عمدہ راہ ہے۔ پھر قرآن کریم کا مطالعہ اس میں متقیوں کے صفات اور راستبازوں کے صفات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے فہم و فراست بخشے۔ یاد رکھو کہ پاک اخلاق ایک نعمت ہے۔ اس سے انسان کا دل خوش رہتا ہے۔ بی بی نیک ملے تو سارے گھر میں خوشی رہتی ہے۔ اولاد نیک ہو تو پیچھے بھی آرام رہتا ہے۔ یہ سب دعا سے ملتا ہے۔ قوم میں اخلاص و محبت سے پیش آؤ۔ حسنِ ظن سے کام لو۔ (نیکی کی تلقین کرنے والے اور برائی سے منع کرنے والے) بنو۔ دعا کرو کہ خدا راستبازوں کے ساتھ زندہ رکھے۔ انہی کے ساتھ ہمارا حشر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو اپنا انعام کیا (—) اس کی اتباع فرمانبرداری اس کی موجودگی نعمت سمجھو۔ بہت سی مخلوق آئے گی جو پچھتائے گی۔ کہ ہم کیوں اس کے زمانے میں اس کے فرمانبردار نہ ہوئے۔ اخلاص و محبت سے زندگی بسر کرو۔ اور دعا کرتے رہو۔ یہ دعا کا ہتھیار تمہارے قبضے میں ہے اس سے مسلح ہو جاؤ دوسرے سب اس سے محروم ہیں۔ دنیا چند روزہ جگہ ہے۔ ہمیشہ ساتھ نہیں رہے گی۔ دنیا کی صحت، دنیا کی محبت، دنیا کی عزت اس کے دشمن اور دوست سب نہیں رہ جائیں گے۔ صرف اللہ کی رضامندی اور عملِ صالح تمہارے ساتھ جائیں گے۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی یاد میں

ابتداء میں جب دار بانی سلسلہ آئی ہوں تو میری اپنے ان عزیزوں سے جان پہچان اور باہمی تعلقات بہت محدود حد تک ہی تھے۔ اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ ہم لوگوں نے باہر پرورش پائی تھی۔ حضرت اباجان کی سروس میں ان کے ساتھ ساتھ رہے۔ جلسہ سالانہ پر صرف تین چار دن کے لئے آنا ہوتا۔

سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ سے جب کبھی سامنا ہوتا تو یہ مجھے ہمیشہ ہنستی مسکراتی نظر آتیں۔ مجھے ان کی طبیعت بہت اچھی لگا کرتی۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ان سے اپنائیت اور چاہت بڑھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ سیدنا حضرت فضل عمر نے ان کے لئے طاہری سیدی کا پیغام بھجوادیا۔ شادی ہوئی بہت سادہ طریق سے۔

ہم سب سیّدہ آصفہ بیگم کو پیار سے "اچھی" پکارا کرتے تھے۔ میں نے پیاری اچھی کو بہت سادہ منکسر المزاج اور ہنس مکھ پایا۔

اگرچہ اچھی اپنی کوٹھی میں شفٹ کر گئی تھیں اور میں وہیں تھی۔ لیکن ہمارا باہم ملنا جلنا رہتا تھا۔ سیدی ایدہ اللہ قبل از امامت بھی سلسلہ کے کاموں میں انتہائی مصروف رہا کرتے۔ اس حد تک کہ کھانے پینے کے اوقات تک سے بے خبر ہی ہوتے۔ ابتداء میں بہت عرصہ تک اچھی، حضور کے انتظار میں رہتیں لیکن بعد میں مجبوراً آپ کو یہ انتظار ترک کرنا پڑا۔ شوگر کا مریض زیادہ دیر تک خورد نوش کا انتظار نہیں کر سکتا۔ اور وہ اسی تکلیف میں مبتلا تھیں۔

میں تقریباً ہر سال گرمی کا سیزن گذارنے لنڈن جاتی ہوں۔ اور مشن ہاؤس میں حضور ہی کی مہمان ہوتی ہوں۔ اس دوران حضور سے ملاقات دوپہر کھانے کی میز پر ہوتی ہے یا پھر رات عشاء کی نماز کے بعد۔ جو بہت مختصر ہوتی ہے۔ حضور نے نمازیں پڑھانی دوسرے امور کو بھی بر وقت کرنا ہوتا ہے۔ ہم ابھی دو چار لقمے ہی لیتے ہیں حضور اپنے کام کی سرانجام دہی کے لئے فوری طور پر باہر چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اتنی دیر قیام کرنے کے باوجود کبھی سیری نہیں ہوتی۔ تمام وقت اچھی، کی معیت میں ہی گذرتا۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو آزاد گھر کا فرد ہی سمجھتا۔ کبھی غیریت کا خیال اور وہم بھی نہ ہوا۔ میں بڑی اپنائیت اور بے تکلفی سے رہتی۔ بلکہ اس حد تک کہ میں حضور کے کھانے کے وقت کا انتظار بھی اکثر نہ کرتی اور پہلے ہی کھانے کی میز پر بیٹھ جاتی۔ اچھی نے اس تمام قیام کے دوران ایک دفعہ بھی برا نہ مانا بلکہ کئی دفعہ اصرار سے کہتیں۔ کہ مہر آپا! آپ انتظار نہ کیا کریں۔ کیونکہ حضور مصروفیت کی وجہ سے بہت لیٹ کھانا کھاتے ہیں۔ آپ کو عادت نہیں۔ مجھے تو حقیقت ہے کہ وہ گھر اپنا ہی بے تکلف گھر لگا کرتا تھا، ورنہ بھاوج کی حیثیت سے وہ کبھی تو کچھ کہہ سکتی تھیں۔ حضور مصروف ہوتے تو اچھی اکثر میرے پاس میرے کمرہ میں ہنستی ہنساتی رہتیں۔ یا پھر ڈرائنگ روم میں اگر ملنے والی خواتین آجاتیں تو ان کے پاس چلی جاتیں۔ ڈرائنگ روم بھی میرے کمرہ کے ساتھ ہی تھا۔

اچھی پیاری ـــ ایک ہمدرد انسان تھیں مجھے جلسہ سالانہ کے وہ ایام نہیں بھولتے جن میں مہمانوں کی آمد آمد کا اہتمام زور شور سے ہوا کرتا تھا۔ مہمان جوق در جوق آتے تھے۔ ان میں میرے چھوٹے بھائی نسیم سورت سے آئے اور میرے ہاں ہی مقیم ہوئے۔ طبیعت کچھ معمولی نڈھال سی تھی مگر بظاہر خوش طبعی و ظرافت بدستور تھی۔ جلسہ کے دوسرے دن پروگرام کے مطابق خواتین میں میری تقریر تھی۔ میری تقریر ختم ہوتے ہی سیدنا حضرت میاں ناصر کی تقریر شروع ہوئی تو مجھے سٹیج پر ہی پرچہ ملا کہ فوری طور پر گھر آئیں جس قدر جلدی ممکن ہو۔ میں گھر پہنچی تو گھر کا نقشہ بدلا ہوا تھا۔ نسیم ہارٹ اٹیک سے پڑے تھے۔ اچھی ان کے سرہانے بیٹھی ان کے پسینے پونچھ رہی تھیں اور رو رہی تھیں۔ حضور کمرہ کے باہر دروازہ کے پاس بیقراری کے عالم میں ٹہل رہے تھے۔ دو تین ہارٹ سپیشلسٹ عزیز موصوف کو اٹینڈ کر رہے تھے۔ دو تین جگہوں پر پر میرے گھر کے اندر بکرے ذبح ہوئے پڑے تھے۔ حضور مجھے دیکھتے ہی ایک طرف اوٹ میں چلے گئے۔ اس حال میں کہ آپ کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اور شدید بیقراری کے عالم میں تھے۔ مجھ سے اپنی کیفیت چھپانا چاہتے تھے۔ اور یہ بھی چاہتے تھے کہ میں ان سے کوئی سوال نہ کروں۔ میں موقع کی نزاکت کو بھانپ گئی۔ اور ایک لیڈی ڈاکٹر نے جو میرے ہاں جلسہ کی مہمان تھیں انہوں نے بتایا کہ نسیم کو اچانک FULL FLEDGED HEART ATTACK ہوا ہے اور اب ساری تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

جس وقت ڈاکٹرز نے کہا کہ اب نسیم کو آرام ملنا چاہیئے صرف ڈاکٹرز ڈیوٹی دیں گے عزیزہ اچھی، باہر نکلیں اور مجھے تسلی دینے لگیں۔ میری غیر حاضری میں تمام وقت عزیزہ اچھی، اور حضور نے ہی نسیم کو اٹینڈ کیا۔ اور تمام ڈاکٹرز وغیرہ کو بلانے کا انتظام کیا۔

کبھی وقت میسر آجاتا تو حضور پکنک کا اہتمام فرماتے۔ کبھی یہ انتظام کسی ڈاک بنگلے میں ہوتا کبھی کسی سرسبز سایہ دار درختوں میں کسی نہر کے کنارے ہوتا اور وہاں موسم اور موقع کے لحاظ سے شوٹنگ (شکار) وغیرہ کرتے۔ ورنہ پھر احمد نگر اپنے باغ اور مچھلیوں کے تالاب میں مچھلیاں جال سے پکڑتے۔ ان تمام جگہوں میں اکثر اچھی، بھی ہوتیں مگر کوئی خاص دلچسپی کا اظہار نہ ہوتا۔ میں ان سب کے ساتھ ہی ہوتی۔ چھوٹی بچیوں مونا، طوبیٰ کو تالاب میں تیرنا سکھایا۔ پکنک کا کچھ سامان تو گھر سے ساتھ لے جاتے کچھ وہاں جب شکار کرتے تو مجھے اچھی، کہتیں مہر آپا اس شکار کا تکہ بنائیں۔ اور میرے ہاتھ کی چیز کو بہت APPRECIATE کرتیں۔ اور مجھے ہی ہر بات میں کرتا دھرتا بنا دیتیں۔ میں جو چاہتی کرتی۔ آپ کبھی MIND نہ کرتیں۔

جب میں اس موجودہ گھر میں تھی تو ایک دو دفعہ بلڈ پریشر ڈراپ ہو جانے کی وجہ سے میں بیہوش ہو گئی۔ حضور پتہ لگتے ہی فوری طور پر پہنچے اور ہوش آنے پر میں نے دیکھا اچھی حضور کے ساتھ دوائیوں کا بیگ اٹھائے ہوئے ساتھ ہی تھیں۔

ایک دفعہ میں کچھ لمپ کر کے چل رہی تھی اتفاقاً اچھی، آگئیں۔ پوچھنے لگیں اس طرح کیوں چل رہی ہیں؟ میرے بتانے پر کہ میں لجنہ ہال تک پیدل گئی تھی میرا پاؤں سپیٹک ہو گیا ہے۔ غالباً (جہاں تک میرا خیال ہے) انہوں نے حضور کو یہ بات بتا دی۔ حضور کو تکلیف ہوئی۔ آپ نے تاکیداً فرمایا کہ اگر کسی وجہ سے آپ کو گاڑی نہ ملے تو پھر مجھے فوراً فون کر دیا کریں۔ جہاں جانا ہو میں آپ کو لے جایا کروں گا وغیرہ۔

جب سیدنا میاں ناصر اسلام آباد میں بیمار تھے۔ آپ کے متعلق ابتدائی اطلاعات مختلف آتی رہیں۔ جس دن آپ کی وفات ہوئی ہے اس دن رات ½۹ بجے کی اطلاع تسلی بخش تھی۔ میں اور اچھی دونوں بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ (خدا کا شکر ہے) آج طبیعت بہتر رہی۔ چونکہ میرے اور ان کے گھر کے بیچ میں دروازہ کھلتا تھا۔ اس طرح اچھی، کی آمد و رفت اکثر میرے ہاں رہتی۔ اکثر ہم چائے یا کھانا اکٹھے کھا لیتے۔ رات تسلی سے سیدنا میاں ناصر کی بہتر طبیعت کا سن کر گھر گئیں۔ پھر غالباً دو تین گھنٹے بعد فوری طور پر میرے پاس پہنچیں اور روتے ہوئے مجھے بتایا مہر آپا! بھائی جان فوت ہو گئے۔ اور مجھے یقین نہیں آ رہا تھا۔ میں کہتی تھی اچھی، تم منہ سے یہ بات نہ کہو۔ یہ دشمن کی اڑائی ہوئی ہوائی ہے

نسیم۔ میرے چھوٹے بھائی کی وفات جب کینیڈا میں ہوئی۔ تو فون پر جس طرح تڑپ کر اچھی، نے بیقراری کا اظہار کیا اور مجھے صبر کی تلقین کی وہ میں ہی جانتی ہوں، ان کے جواب میں ان کو صرف اس قدر ہی کہہ سکی......

؎ مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں...

کبھی مجھے اچھی، دوران قیام لنڈن۔ میں بیساختہ کہہ اٹھتیں۔ مہر آپا! آپ نے اپنے آپ کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟ کسی چیز میں دلچسپی معلوم نہیں ہوتی۔ آپ اس طرح نہ کریں آپ نے زندہ دلی یکدم چھوڑ دی ہے۔ آپ لگتا ہے بہت بددل ہو گئی ہیں۔ ایسا نہ کریں۔ آپ نے گھروں میں بھی آنا جانا چھوڑ دیا۔

حقیقت یہی تھی۔ کہ تابڑ توڑ پہاڑوں کے ٹوٹ پڑنے سے میرا یہی حال ہو گیا ہے۔ اگرچہ زبان سے تو میں کچھ نہیں کہتی۔ نہ دل کی بھڑاس ہی نکال سکتی ہوں۔ جب ایسی کیفیت ہو تو انسان بھسم ہی ہو جاتا ہے۔

میرے بڑے بھائی کلیم بیمار ہوئے۔ میں نے ان کو علاج کے لئے لنڈن بھجوایا۔ وہ علاج کرواتے کے بعد واپس میرے ہاں آئے۔ تین مہینے میرے پاس زیر علاج رہے۔ اس دوران اچھی، کے کبھی خط (کسی سے لکھوا کر) طبیعت پوچھنے کے آتے۔ کبھی فون پر طبیعت پوچھتیں اور مجھے تسلیاں دیتیں یہاں تک کہ ایک دن حضور کا خط مجھے اس شعر کے ساتھ آیا ؎

چلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

کون تصور میں لا سکتا ہے؟ میرے اس دکھ کا جو مجھے اس وقت پہنچا۔ جس میں میں اپنے بھائی کو موت و حیات کی کشمکش میں دیکھ رہی تھی۔ حضور مجھ سے دور۔ مجبور۔ اور خواہش کے باوجود میرا دکھ بانٹ نہ سکتے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے کلیم کی وفات سے ایک ہفتہ پہلے کلیم کی وفات کی اطلاع دے دی تھی۔ اور آپ حضور نے اس خبر سے میرے منجھلے بھائی مقیم لنڈن کو فون پر بتا دیا تھا۔ نعیم بھائی نے کلیم کی وفات کے بعد یہ سب کچھ مجھے بتایا۔

پھر میں اس نتیجہ پہ پہنچی کہ اچھی، کو کلیم کے متعلق اس تفصیل کا پتہ تھا۔ اس لئے بار بار مجھے تسلی دیتی رہیں۔ کبھی خط کے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

امریکہ کے صدارتی انتخابات

امریکہ کے موجودہ صدر جارج بش کا تعلق "ری پبلکن پارٹی" سے ہے جس کی حریف "ڈیموکریٹک پارٹی ہے"

سالہا سال سے انہی دو پارٹیوں میں سے کسی ایک کا امیدوار صدر ہوتا ہے۔ سابق صدر ریگن بھی ری پبلکن" تھے۔ جنہوں نے ڈیموکریٹ صدر کارٹر کو ہرا کر پہلی بار امریکہ کا صدارتی انتخابات جیتا تھا۔

امریکہ کا صدارتی الیکشن ہر چار سال کے بعد نومبر کے مہینے میں ہوتا ہے۔ اگست میں دونوں بڑی پارٹیاں اپنے اپنے صدارتی امیدوار کا اعلان کرتی ہیں جس کے بعد سرگرم سیاسی انتخابی مہم کا دائرہ اپنی پارٹی کی نمائندگی حاصل کرنے تک محدود رہتا ہے۔

اس" دفعہ ری پبلیکن پارٹی کی طرف سے تو صدر بش کی دوبارہ نامزدگی قریباً یقینی سمجھی جا رہی ہے۔ لیکن "ڈیموکریٹک پارٹی" کی طرف سے امیدوار کے بارے میں قیاس آرائیاں جاری ہیں۔ میدان میں جو دو بڑے نام تھے ان میں ایک "پال سونگاس" تھے اور دوسرے "بل کلنٹن" اچانک ایک دن مسٹر سونگاس نے اپنی نامزدگی کی مہم سے دستبرداری کا اعلان کر دیا۔ یہ اعلان اچانک تھا اور اس پر تعجب کا اظہار کیا گیا اس کے بعد "ڈیموکریٹک پارٹی" کی طرف سے مسٹر بل کلنٹن کی نامزدگی قریباً یقینی ہو گئی ہے۔ اور اب امریکہ میں عملاً صدر بش اور مسٹر بل کلنٹن کا براہ راستہ مقابلہ شروع ہو گیا ہے۔

ایک سوال

مسٹر سونگاس کی دستبرداری کے بعد فوری طور پر مسٹر کلنٹن خبروں کا موضوع بن گئے ہیں اور یہ سوال ہر ایک کی زبان پر ہے کہ کیا مسٹر کلنٹن صدر بش کو شکست دیں گے۔

مسٹر کلنٹن ایک روایتی سیاستدان ہیں جو اپنی ذہانت اور تحمل مزاجی سے کامیابی حاصل کرتے ہیں تاہم امریکی مزاج اب بتدریج تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ اب امریکی الیکشن کا زیادہ انحصار "ٹاک شو جمہوریت" پر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ متوقع صدارتی امیدوار ریڈیو ٹی وی کے ذریعے اپنی انتخابی مہم چلاتے ہیں اور اس کا اختتام الیکشن کی تاریخ کے قریب آ کر یوں ہوتا ہے کہ متوقع صدارتی امیدوار آمنے سامنے آکر اہم قومی موضوعات پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔

اور جو امیدوار اس دو بدو گفتگو میں اپنا اچھا تأثر قائم کرے اس کی کامیابی یقینی سمجھی جاتی ہے۔

اس سلسلہ میں صدر بش کا تجربہ تو واضح ہے لیکن مسٹر بل کلنٹن گفتگو کے بارے میں قدرے دھیمے واقع ہوئے ہیں۔ ان کی یہ عادت ان کے حمائیتیوں کو پریشان کر رہی ہے۔ تاہم انھیں یقین ہے کہ صدارتی مہم کی ٹریننگ کے دوران وہ اپنی اس خامی پر قابو پالیں گے۔

مسٹر سونگاس کی ڈیموکریٹک نامزدگی کی مہم سے دستبرداری کے فوری بعد جبکہ مسٹر کلنٹن کی صدارتی امیدوار کے طور پر نامزدگی یقینی ہو گئی تھی اس وقت رائے عامہ کے جو تجزیے سامنے آئے۔ ان میں اگرچہ فوری طور پر مسٹر بش کا پلہ بھاری ہے لیکن دونوں میں بہت کم فرق ہے۔ اس کم فرق سے۔ مسٹر کلنٹن کے حامیوں کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔

ایک اہم سوال

بل کلنٹن کو جو سوالات درپیش ہیں ان میں سے ایک اہم سوال اس کے ذاتی کردار کے بارے میں ہے اخلاقی طور پر کلنٹن کی ذات پر بعض الزامات بھی لگائے جا رہے ہیں۔ اگرچہ وہ ایسے زوردار نہیں ہیں اور رائے عامہ کے ایک جائزہ کے مطابق رائے دینے والوں کی اکثریت نے ان اخلاقی الزامات کو کوئی وزن نہیں دیا ۷۶ فی صد ووٹروں نے کہا کہ وہ ان الزامات کے باوجود اسے ووٹ دیں گے جبکہ ۲۰ فی صد نے کہا کہ وہ ان باتوں پر غور کر کے فیصلہ کریں گے۔

نیویارک کے ڈیموکریٹس کے لئے بل کلنٹن ایک باہر کے آدمی ہیں۔ اس لحاظ سے انھیں خود کو منوانے میں قدرے مشکل پیش آ رہی ہے تاہم مسٹر کلنٹن کا نعرہ یہ ہے کہ "لوگ تبدیلی چاہتے ہیں" بارہ سال سے ری پبلکن کا اقتدار جاری ہے اس سلسلے کو توڑنا اور نئی پالیسیاں لانا۔ ایک خاصا جاندار نعرہ بن سکتا ہے۔ عام امریکیوں کے لئے اقتصادی پالیسیوں میں بہتری کی امید بھی تبدیلی کا محرک بن سکتی ہے اور کلنٹن اسی پہلو پر زور دیں گے۔

کلنٹن کو ابتدائی طور پر جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ مسٹر بش کے ساتھی بھی ان کے معترف ہیں" ڈیموکریٹ نامزدگی کے ابتدائی مراحل میں کلنٹن نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر کے اپنا نام مستحکم کر لیا ہے۔

کلنٹن کا بچپن

بل کلنٹن کی پیدائش سے قبل اس کا باپ ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ سات سال کی عمر تک اس کے دادا نے اس کی پرورش کی بعدازاں اس کی ماں نے روجر کلنٹن سے شادی کی۔ بل کلنٹن اپنے سوتیلے باپ سے محبت کرتا ہے۔ اس نے اسی کا نام بھی اختیار کیا۔ لیکن روجر کلنٹن ایک شرابی شخص تھا جو غصے میں بیوی بچوں کو مار بھی بیٹھتا تھا بل ابھی بارہ چودہ برس کا تھا کہ اسے ایک ایسے ہی لمحے میں اپنے سوتیلے باپ کے سامنے کھڑا ہو جانا پڑا۔ اس نے اپنے سوتیلے باپ کو تنبیہ کی،

"اگر تم نے پھر میری ماں یا چھوٹے بھائی پر ہاتھ اٹھایا تو تمہیں میرا مقابلہ کرنا پڑے گا"

کلنٹن کا کہنا ہے کہ میرا بچپن ایسی مشکلات میں گزرا ہے کہ میں بظاہر مسکراتا تھا لیکن میں اپنی تکلیف کسی پر ظاہر بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کوئی ایسا تھا ہی نہیں جس سے میں اپنے دل کی بات کر سکوں۔ میرا سوتیلا باپ مجھ سے محبت کرتا تھا اور میں بھی اس سے حقیقی محبت کرتا تھا لیکن وہ ایسا شخص نہیں تھا جو کھل کر مجھ سے باتیں کر سکے۔ جب وہ بسترِ مرگ پر تھا تو میں ۲۶۶ میل دور سے ہر ویک اینڈ پر اسے دیکھنے جاتا تھا۔ تب وہ وقت تھا جب میرا باپ کھل کر مجھ سے باتیں کیا کرتا تھا۔ وہ کینسر کا مریض تھا۔

بل کلنٹن کا کہنا ہے کہ میں صلح پسند آدمی ہوں۔ لڑائی بھڑائی سے پرہیز کرتا ہوں۔ لیکن جب لڑے بغیر چارہ نہ ہو تب میں نے خوب خوب لڑائی بھی کی ہے اور مجھ پر یہ محض الزام ہے کہ میں اتنا نرم دل ہوں کہ کسی سے پنجہ آزمائی ہی نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنی ریاست کے گورنر کے طور پر کئی اداروں اور افراد سے اپنی ریاست کی بہتری کے لئے لڑائیاں کی ہیں۔

مسٹر کلنٹن خلیج کی جنگ کے پُرجوش حامی ہیں اور عراقی صدر صدام حسین کو کوئی مہلت دینے کو تیار نہیں۔ تاہم وہ تخفیف اسلحہ کے حامی ہیں۔

مخالف و موافق آراء

بل کلنٹن کے حامیوں کا کہنا ہے کہ صدر بش اندرون ملک اقتصادی پالیسیاں مستحکم کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ ملک میں کساد بازاری کا دَور دورہ ہے اور معیشت کی صورتحال بہتر بنانے کے لئے صدر بش کے پاس سوائے پرانی گھسی پٹی باتوں کے اور کوئی نئی بات پیش کرنے کو نہیں ہے۔ رائے عامہ کے ایک جائزے میں جب ایک عمومی سوال پیش کیا گیا تو حیران کن طور پر

"۷۸ فی صد لوگوں نے کہا کہ ملک غلط راستے پر جا رہا ہے"

صدر بش کے کریڈٹ میں ان کی کامیاب خارجہ پالیسی ہے جس میں نمایاں ترین ان کی "خلیج کی جنگ" میں کامیابی ہے ان کے حامی اسی بات کو نمایاں انداز میں پیش کر رہے ہیں۔ صدر صدام کے خلاف اقوام متحدہ کے ذریعے سخت اقدامات کا تسلسل امریکی رائے عامہ کو اپیل کرتا ہے۔ ایک کارٹون میں صدر بش یہ کہتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں کہ

اگر میری کامیابی کا تناسب گرنا شروع ہو گیا تو میں عراق پر دوبارہ بمباری کا حکم دے دوں گا۔

صدر بش کے حامیوں کے خیال میں کلنٹن کے کریڈٹ میں کوئی کارنامہ نہیں ان کی خارجہ پالیسی اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ اپنی ریاست کنساس میں سرمایہ کاری کے لئے غیر ملکی فرموں سے بھیک مانگتے رہے ہیں۔

اس کے برعکس صدر بش کے حامی کلنٹن کو ایک چھوٹی ریاست کا چھوٹا آدمی قرار دے رہے ہیں

امریکی رسالے "نیوز ویک" نے ۱۹-۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء کو رائے عامہ کا ایک جائزہ لیا اس کے مطابق صدر بش اور بل کلنٹن کے بارے میں رائے لی گئی۔ ۶۳ فی صد لوگوں نے صدر بش کو دباؤ کے حالات میں مضبوط شخصیت قرار دیا۔ جب کہ بل کلنٹن کے بارے میں صرف ۲۲ فی صد لوگوں نے ایسی رائے دی۔

صدر بش کو ذاتی طور پر ایماندار سمجھنے والے ۵۲ فی صد تھے۔ جبکہ کلنٹن کے بارے میں یہ رائے صرف ۲۶ فی صد لوگوں کی تھی۔ اپنی پالیسیوں پر کاربند رہنے کا تأثر صدر بش کے بارے میں ۴۴ فی صد لوگوں کا تھا جبکہ ۳۶ فی صد نے یہ رائے مسٹر کلنٹن کے بارے میں ظاہر کی۔

تاہم عام لوگوں کو سمجھنے کے بارے میں

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد آرچرڈ ـــــ ترجمہ محمد زکریا ورک

ناکامی کے ذریعہ کامیابی

برطانیہ کے ایک وزیراعظم ڈزرائیلی نے کیا خوب کہا ہے کہ میری تمام کامیابیوں کی بنیاد ناکامیوں پر رکھی گئی ہے۔ ترقی کی خواہش انسانی فطرت میں کم یا زیادہ پائی جاتی ہے۔ یہ ایک خاصہ ہے جو دوسری تمام مخلوقات سے صرف انسان ہی کا منفرد خاصہ ہے۔ جو اسے دوسری مخلوق سے ممتاز کرتا ہے آج کی دنیا میں یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ دولت کا حاصل کرنا ہی وہ راستہ ہے جس پر انسان ترقی حاصل کرتا ہے۔

ترقی کرنے کی خواہش اگر (دینی) تعلیم کے مطابق ہو تو یہ ایک صحت مند علامت ہے۔ وہ (فرمانبردار) جو اپنی تمام تر توجہ دولت ہی کے حاصل کرنے میں لگا دے اور اپنے فرائض کو انجام نہ دے تو وہ راستہ غلط ہے۔

(فرمانبردار) کا بنیادی مقصد روحانی ترقی ہونا چاہیئے اگرچہ دنیوی معاملات میں دین حق نے ترقی کی تعریف اور حوصلہ افزائی کی ہے۔ لیکن روح کی صحیح پرورش اور تقویٰ کے راستہ پر ترقی کرنے پر دین حق نے زیادہ زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کی نظر میں وہی لوگ معزز ہیں جو بہت متقی ہیں۔

یہ بات قابل افسوس ہے کہ لوگوں کی اکثریت قبر سے ماوراء نہیں دیکھتی وہ دنیوی ترقی پر توجہ دیتے ہیں لیکن خدا تعالےٰ کا پیارا بندہ اپنی روحانی ترقی کو نظر انداز نہیں کرتا۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی محبت خدا کے لئے بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ وہ اپنے اندر الٰہی صفات پیدا کرنے کے لئے جوش مارتا ہے۔ اگرچہ وہ دنیوی ذمہ داریوں کو نظر انداز نہیں کرتا لیکن روحانی ترقی کے راستہ میں تمام رکاوٹوں سے وہ اچھی طرح آگاہ اور محتاط رہتا ہے اور یہ جانتے ہوئے خدا کے فضل اور حفاظت کے لئے دعا کرتا ہے کہ اس کی اصل حقیقت اس مادی جسم میں نہیں بلکہ اس روحانی جسم میں ہے جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی... روحانی ترقی کے لئے خواہش ایک فرمانبردار کے اندر ایسے جوش مارے جیسے ایک متلاطم سمندر میں موجیں اٹھتی ہیں اسے یہ سوچ کر ہمت نہیں ہارنی چاہیئے کہ اعلیٰ ترقی صرف چند ایک انسانوں کے لئے ہی مخصوص ہے اس کو دوسروں سے آگے بڑھنے کے لئے زبردست کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کی ہر دعا اور خواہش یہ ہونی چاہیئے کہ ہر صبح اس بات پر گواہی دے کہ اس نے روز روحانی ترقی حاصل کی ہے۔

روحانی مقابلہ ایک صحت مند مقابلہ ہے ... تجارت کے میدان میں مقابلہ کی روح ہر آن نمایاں نظر آتی ہے۔ اور وہ جو اپنے مدمقابل تاجروں اور کمپنیوں کو تجارت کے میدان میں شکست دیتے ہیں وہ صنعت و تجارت کی دنیا میں لیڈر بن جاتے ہیں۔ بعینہ مذہب کے میدان میں خدا کی نگاہ میں قرب حاصل کرنا بھی ایک سودمند کوشش ہے اور اُس وقت تک ہم لیڈر نہیں بن سکتے جب تک دوسروں سے آگے نہیں نکلتے اور اس وقت تک ہم نہیں جیتیں گے جب تک دین حق کی سربلندی کے لئے اپنے اندر الٰہی صفات نہیں پیدا کرتے۔ وہ (فرمانبردار) جو اپنی روحانی پرورش کی طرف توجہ نہیں دیتا اس نے اپنی زندگی کا مقصد اور مذہب دین حق کی روح کو نہیں سمجھا۔ جب اس کا جسم زندگی کا سانس لینا بند کر دے گا تو اُس وقت یہ دنیوی مال و دولت اس کے لئے کسی سکون کا باعث نہ ہوگا۔ بلکہ اس کی تاریک روح ابدی زندگی کی سرحد پار کر کے یہاں سے چلی جائے گی۔ جبکہ خدا کے محبوب بندے کی پرسکون روح آنے والی زندگی کے بہشت میں ایک چمکدار تارے کی طرح روشن و تابندہ ہوگی۔

صحت، دولت اور علم خدا کی دین ہیں جو خدا کی خاطر استعمال کئے جانے چاہیئں حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ نے بھی یہی کہا ہے کہ ہماری تمام قوتیں اور اعضاء اور جو کچھ بھی ہمارا ہے اسے خدا کے آگے رکھ دیں اور صرف خدا کی راہ میں صرف کریں۔

ایک مخلص (فرمانبردار) اپنی ذاتی ترقی کی طرف توجہ دے گا اور اعلیٰ ترقی کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ اپنا مال دولت اور اپنی صلاحیتیں خدا کی راہ میں لگا دے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ خدا سے محبت اور تعلق دوسری تمام چیزوں کے تعلق سے اعلیٰ وارفع ہو۔ خدا کی رضا کے آگے تسلیم ہی دین حق کا مقصد اور اس کی روح ہے۔ کوئین آف آرک کو ۱۵۸۷ء میں کوئین الزبتھ کے حکم پر موت کے تختے پر لٹکایا گیا۔ فرانس سے اس کے قریبی روابط کا یہ عالم تھا کہ جب اس پر موت وارد ہوئی تو TALAIF کا لفظ اس کے دل پر کندہ تھا۔ اسی طرح ہر فرمانبردار کے دل پر تسلیم کا لفظ کندہ ہونا چاہیئے۔

شکست اور ناکامی

ناکامی اور شکست مترادف الفاظ نہیں ہیں شکست میں جس طرح فتح کا پہلو چھپا ہوا ہے۔ اسی طرح ناکامی صرف ایک عارضی دھچکا کا نام ہے۔ ایک ترقی کرنے والے اور کامیاب اور مصمم ارادہ والا شخص جس کے سامنے زندگی کا ایک خاص مقصد ہے اس کے نزدیک ناکامی کے یہی معنے ہیں اس کا مطمح نظر جلد یا بدیر ضرور حاصل ہو جائے گا۔ اس کو اس بات کا علم ہے کہ مثبت سوچ ہی کامیابی کی طرف لے جانے والا راستہ ہے اور وُہ اس راستہ میں پیش آنے والی رکاوٹ کو مستقل رکاوٹ نہیں جانتا اور جونہی کوئی روک پیدا ہوتی ہے وہ اسے پاش پاش کر کے آگے اپنے مقصد کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔

ایک کم حوصلہ شخص مایوسی میں پہلی روک پر ہی دل چھوڑ بیٹھتا ہے۔ رہی یہ بات کہ حالات سازگار نہیں اور وہ مشکلات میں گھرا ہُوا ہے۔ اس کا الزام صرف اپنے اوپر ہی لینا چاہیئے۔ ایک ترقی پسند شخص ہر مسئلہ ہر رکاوٹ اور ہر مصیبت کو اپنے عزم اور اپنے کردار کو پرکھنے کے لئے ایک سنہری موقعہ سمجھتا ہے۔ وُہ ہر مصیبت، مشکل کو آسائش میں بدل دیتا ہے اور اسے غیبی امداد سمجھتا ہے۔ ایک امریکن مصنف نپولین ہل لکھتا ہے کہ میں ان مصائب کا ممنون ہوں جو میرے راستے میں آئے کیونکہ انہوں نے مجھے صبر، ہمدردی، ضبطِ نفس، عزمِ صمیم اور دوسری عادات سکھلائیں جو شاید ان کے بغیر میرے لئے ممکن نہ تھا۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

ذریعہ کبھی فون کے ذریعہ۔

میرے لنڈن قیام کے دوران کسی ضرورتمند کا خط ملا کہ اس کی بیٹی کی شادی ہے حالانکہ اپنی ناپسندیدہ عادات کی وجہ سے وہ کسی کو اچھی نہیں لگتی تھی۔ مگر خط ملتے ہی اچھی نے اسے خاصا بڑا تحفہ نقدی اور کپڑوں کی صورت میں دو جوڑے بھجوا دیئے۔

لنڈن قیام کے دوران اکثر دعوتیں ہوتیں اور خاص طور پر شادیوں پر دعوتی بلاوے ہوتے۔ جب بھی کسی شادی کا دعوت نامہ آتا اچھی، میرے گرد ہو جاتیں۔ مہر آپا! شادی ہے آپ اس کے مطابق تیار ہوں۔ آپ فلاں کپڑا فلاں ہلکا پھلکا زیور فلاں انگوٹھی پہنیں۔ اور جب میں مان لیتی تو بہت خوش ہوتیں۔ اور کہتیں بس اسی طرح رہا کریں۔ مجھے لگتا ہے جیسے آپ ساری دنیا سے روٹھی ہوئی ہیں۔

ان معنوں میں اچھی، جاتی! تمہارے ایسا ہمیں کوئی نہیں ملے گا۔ تم خوش قسمت ہو تمہاری بیماری میں تمہارے لئے امام وقت کے ساتھ ساتھ ساری جماعت نے بے طرح آنسوؤں کے ساتھ تمہارے لئے دعائیں کی ہیں۔ تمام جماعت نے رات دن صدقات ہر رنگ میں دیئے ہیں۔ صرف امام وقت ہی بے چین نہ تھے ساری جماعت ہی بُری طرح بیقرار اور بے چین تھی۔

عید آئی تو کیسی؟ ہر آنکھ اشکبار تھی۔

خدا کرے! تمہاری وہ دعائیں جو تم نے اپنے بچوں کے لئے کی ہیں وہ شرف قبول پائیں۔ تم خدا تعالیٰ کی رحمت کی گود میں رہو۔

یہ درد و کرب میں ڈوبی ہوئی دعائیں اور صدقات ضائع نہیں جائیں گے۔ یہ تمہارے لئے درجات کی بلندی کا رتبہ پائیں گے۔ یہ دنیا کسی کا بھی مستقل ٹھکانا نہیں۔

میری عزیزہ! تیری اس جدائی پر اس بیقراری میں وجہ تسلی (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) کا کلمہ ہی بن سکتا ہے اور بس۔

فضل عمر ہسپتال میں خالی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال میں فی میل سٹاف نرسز (کوالیفائیڈ) کی چار آسامیاں، فی میل اپرنٹس نرسس کی ایک آسامی اور مددگار کارکن (خواتین) کی دو آسامیاں خالی ہیں۔

امیدوار اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس اور صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۹۲ء تک دفتر فضل عمر میں پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔سین

کلسٹرول ماپئے

کہتے ہیں کیا آپ کو اپنے کلیسٹرول کے متعلق پریشانی لاحق ہے؟ امریکہ کی ایک کمپنی نے ایک کیسٹ سائز مشین ایجاد کی ہے جس سے انسان خود اپنے خون میں کلیسٹرول کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس ٹیسٹ کو مکمل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ درکار ہیں۔ اور یہ اتنا ہی با اعتماد ٹیسٹ ہے جتنا کہ دیگر آلات کے ذریعے ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ اور یہ بات ایک ڈاکٹر پرتھی پال سنگھ نے کہی ہے۔ سنگھ موصوف جیم ٹریک انک CHEM TRAK INC کے صدر ہیں اور یہ ایک ایسی کمپنی ہے جو عوام الناس کی صحت کا خیال رکھتی ہے اور سنی ردڈ کیلیفورنیا میں واقع ہے اس مشین کا نام ایکیو میٹر رکھا گیا ہے۔ (ACCUMETER) اور امریکہ میں ڈاکٹری نسخے کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے اور اسی طرح دیگر ممالک میں بھی۔ البتہ اٹلی میں آپ بازار سے خرید سکتے ہیں۔ عام طور پر ہر قسم کا کلیسٹرول ٹیسٹ ڈاکٹروں ہی کے ذریعہ کروایا جاتا ہے۔ جو خون لے کر لیبارٹری میں بھیج دیتے ہیں اور نتیجہ چند روز کے اندر اندر مل جاتا ہے۔ جہاں تک ایکیو میٹر کا تعلق ہے یہ اسی وقت نتیجہ سے آگاہ کر دیتا ہے اور لیبارٹری کے ٹسٹ کے مقابلہ میں ۹۷ فی صدی قابل اعتماد ہے اس مشین کے ٹیسٹ کرنے والے اپنی انگلی میں سوئی چبھوتے ہیں (اور یہ سوئی بھی مشین کے ساتھ ملتی ہے) پھر تین یا چار خون کے قطرے ایکیو میٹر کے اوپر بنی ہوئی ایک جگہ پر ڈال دیتے ہیں اور دو منٹ انتظار کرتے ہیں اس کے بعد وہ ایک ٹونٹی میں سے پانی چھوڑتے ہیں جس کے ذریعے خون میں رد عمل شروع ہوتا ہے۔ دس بارہ منٹ کا انتظار کرنے کے بعد کلیسٹرول کا یوں پتہ چل جاتا ہے کہ وہ ایک تھرمامیٹر قسم کی چیز پر نمایاں ہو جاتا ہے۔ یہ مشین اس بات کے متعلق کچھ نہیں کہتی کہ کلیسٹرول کم ہے یا زیادہ نہ ہی لیپو پروٹینز LIPOPROTEINS کے متعلق کچھ کہتی ہے۔ حالانکہ یہ صحت کے سلسلہ میں خاصی اہم بات ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ کلیسٹرول کا اندازہ لگانے کے لئے یہ سب سے پہلی اور سب سے بہتر چیز ہے۔ اس سے ایک اشارہ بھی ملتا ہے کہ اگر ۲۰۰ سے زیادہ ہو تو اس بات کی ضرورت محسوس ہونی چاہیئے کہ اب کسی ڈاکٹر سے ٹسٹ کروایا جائے۔ یہ مشین اس وقت پندرہ ڈالر میں فروخت کی جا رہی ہے۔

فن کی شیطنت

کہ بڑھے سے بڑا آرٹسٹ برہنگی کو اپنے فن کا انتہائی قابل داد مظاہرہ سمجھتا ہے امریکہ میں یہ بات شرفاء کے لئے خاصی مشکل کا باعث بنی ہوئی ہے۔ لیکن اب سویڈن کے ایک علاقے میں جس کا نام ڈیل کارلیا (DELE CARLIA) ہے کے باشندوں کو بھی ایک مشکل پیش آگئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ٹیلیفون کمپنی جس کا اہتمام و انصرام حکومت کے ہاتھ میں ہے اس نے ایک ڈائریکٹری شائع کی ہے جو عنقریب تقسیم ہو گی۔ اس کے ٹائٹل پر ایک عورت کی تصویر ہے جو ایک ستار کے ساتھ دل لگی کر رہی ہے وہ خود برہنہ ہے اور یہ تصویر لارڈ اینڈرسن کی ایک پینٹنگ جسے اس نے قان اینڈ ہزوومین کا نام دیا ہے لی گئی ہے۔ چرچ کا کہنا ہے کہ یہ نرم پاؤں والا شیطانی جانور ہے ۷،۵۰۰ افراد نے اس شیطنت (یا برہنگی) پر احتجاج کیا ہے جس کے نتیجے میں ٹیلیفون کمپنی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک سفید کاغذ اس تصویر پر لگانے کے لئے لوگوں کو مہیا کرے گی۔ ایک نمائندے نے کہا کہ اس سفید کاغذ پر لوگ جس قسم کی چاہیں تصویر بنا لیں۔

پراودا کا دوبارہ اجراء

سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے بعد اس کا اخبار پراودا بھی بند ہو گیا تھا۔ لیکن جب تقریباً ایک ماہ کے بعد وہ دوبارہ جاری ہوا تو انتظامیہ کی طرف سے اس کے سرورق پر یہ پیغام تھا کہ "عزیز قارئین ہم پھر آپس میں باہم مل گئے ہیں۔ آپ بھی جانتے تھے اور ہم بھی یہ جانتے تھے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے بغیر زندگی نہیں گذار سکتے۔" حقیقت یہ ہے کہ عوام الناس کو تو آپس میں مل جل کر ہی زندگی گذارنی چاہیئے۔ البتہ ان پر اگر کوئی ایسی بات مسلط کی جائے جسے وہ زیادہ دیر تک برداشت نہ کر سکتے ہوں تو یقیناً وہ ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ جس طرح سوویت کمیونسٹ پارٹی ٹوٹ گئی اور سوویت یونین بھی ریزہ ریزہ ہو گیا۔

عراق اور امریکی اسلحہ

گذشتہ روز بعض امریکی کمپیوٹر کمپنیوں پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے عراق کو نیوکلیائی اور دوسرے فوجی اسلحہ کی سپلائی میں دل کھول کر حصہ لیا ہے۔ یہ بات جواب پیش کی گئی ہے۔ ۱۹۸۵ء سے لے کر ۱۹۹۰ء تک کی کامرس ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ میں شامل ہے اور اس کو نمایاں کرنے کے لئے ایک پرائیویٹ گروپ نے خاصا اہم کردار ادا کیا ہے۔ گذشتہ سال کامرس ڈیپارٹمنٹ نے کہا تھا کہ وہ ہائی ٹیک ٹیکنالوجی کو دوسرے ممالک تک پہنچانے پر جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں انہیں مزید سخت کر دے گا۔ خاص طور پر ایسے ملکوں کو یہ ٹیکنالوجی فراہم نہ کی جائے جن کے متعلق یہ شبہ ہے کہ وہ نیوکلیئر پروگرام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور بایولوجیکل ہتھیار بنا رہے ہیں۔ البتہ بش نے گذشتہ روز کہا کہ جہاں تک تجارتی امور کا تعلق ہے اس سلسلے میں کسی حد تک نرمی کی ضرورت ہے اور وہ ہونی چاہیئے۔ خاص طور پر کمپیوٹر پر جو سختی سے پابندی زیر عمل ہے اسے نرم کیا جانا چاہیئے۔

عراق کی فوجی طاقت کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں امریکہ کا جو ہاتھ واضح طور پر نظر آتا ہے اس سے انکار ممکن نہیں یہ بات خلیج کی جنگ کے بعد سامنے آئی ہے۔ کیونکہ خلیج کی جنگ سے پہلے عراق اور ایران کی آپس میں جنگ تھی اور اس موقعہ پر ایران کے خلاف امریکہ عراق کی مدد کر رہا تھا۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

مسٹر کلنٹن کے حق میں ۴۵ فی صد ووٹ تھے اور صدر بش کے حق میں ۴۲ فی صد اور اسی طرح مستقبل کے پروگراموں کے بارے میں ۴۴ فی صد لوگوں کا خیال تھا کہ مسٹر کلنٹن کی پالیسیاں واضح ہیں جبکہ صرف ۳۸ فی صد لوگوں کے خیال میں صدر بش کی مستقبل کی پالیسیاں زیادہ واضح تھیں۔

ایک نئی آواز

روس پیروٹ (ROSS PEROT) نامی ایک نئے صدارتی امیدوار نے امریکہ میں ایک ہلچل مچا دی ہے۔ اس نے آزادانہ طور پر صدارتی الیکشن لڑنے کا اعلان کیا ہے۔ جب انہوں نے یہ اعلان کیا کہ میں صدارتی الیکشن میں تب کھڑا ہوں گا۔ اگر مجھے ۵۰ امریکی ریاستوں سے ساتھی رضا کار مل جائیں جو میری مہم چلا سکیں تو حیران کن طور پر ان کو تائیدی فون آنے شروع ہو گئے اور چند ہی دنوں میں ان کو ۲۰ لاکھ فون موصول ہوئے۔

روس پیروٹ کی آمد دراصل عام امریکی ووٹر کی اس بیزاری کی علامت ہے جو اسے دو بڑی امریکی پارٹیوں سے ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ امریکیوں کی بڑی تعداد دونوں بڑی پارٹیوں کی کارکردگی سے مایوس ہے۔ اس کی بڑی وجہ اقتصادی میدان میں ناکامیاں ہیں امریکہ کا بجٹ چار سو ارب ڈالر کا خسارے کا بجٹ ہے روس پیروٹ اس خسارے کی سرمایہ کاری کو ختم کرنے کا عزم لے کر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ صحیح طور پر ٹیکس وصول کر کے وہ ۱۰۰ ارب ڈالر بچائے گا اور فراڈ غلط استعمال اور ضیاع کو روک کر ۱۸۰ ارب ڈالر بچائے گا۔ اسی طرح سوشل سیکورٹی میں سے ۲۰ ارب بچا لے گا۔

روس پیروٹ خلیج کی جنگ کا مخالف ہے اس کا کہنا ہے کہ جس صدام کو صدر بش پچھلے دس سال تعمیر کرتے رہے اب اسے خود ہی توڑنے میں لگے ہوئے ہیں۔ صدر بش نے اس وقت سے جب وہ ریگن کے نائب صدر تھے۔ صدام کو بے پناہ اسلحہ اور قرضے دیئے۔ خصوصی زور دے کر اسے رعائتیں دلوائیں۔ وہ خود ہی تو صدام کو قوت بخشنے کے ذمہ دار ہیں۔

روس پیروٹ کا زیادہ زور "ٹاک شو ڈیموکریسی" پر ہے۔ ٹی۔ وی پروگرام ریڈیو پروگرام ایسی چیزوں کی اس نے بھرمار کر رکھی ہے۔ جبھی تو اس کے ایک مخالف نے اس پر پھبتی کسی تھی کہ ہمیں صدر چاہیئے ٹی وی پر ڈیوسر نہیں کل کو کیا ہو گا اس بارے میں تو ابھی کچھ واضح طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن فی الواقعہ یہ بات طے شدہ ہے کہ روس پیروٹ نے بش اور کلنٹن دونوں کو فکر میں ڈال دیا ہے۔"

(لاہور ۲ مئی ۱۹۹۲ء)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۳۰ میں رحمت بی بی زوجہ عبدالکریم نمبردار قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۲-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی ۶ تولہ مالیتی -/۲۰۴۰۰ روپے (۲) سلائی مشین مالیتی -/۳۵۰ روپے (۳) حق مہر -/۵۰۰ روپے۔ کل ۲۱۲۵۰۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رحمت بی بی ۱۷، ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحق صدر مجلس موصیان وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ خواجہ برکات احمد وصیت نمبر ۲۴۳۰۷۔

مسل نمبر ۲۸۴۳۱ میں نصیرہ پروین بنت عبدالکریم نمبردار قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷۔ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۲-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی کوکا مالیتی -/۲۰۰ روپے (۲) انگوٹھی چاندی مالیتی -/۵۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نصیرہ پروین ۱۷ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحق صدر موصیان وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ خواجہ برکات احمد وصیت نمبر ۲۴۳۰۷۔

مسل نمبر ۲۸۴۳۲ میں رحمت اللہ ولد حبیب اللہ صاحب قوم جٹ لوبٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۳۸ جنوبی ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ ½۱۶ کنال واقع چک نمبر ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا مالیتی -/۸۰۰۰۰ روپے۔ (۲) رہائشی مکان چک نمبر ۳۸ جنوبی ضلع سرگودہا مالیتی -/۲۵۰۰۰ روپے۔ (۳) پلاٹ واقع چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودہا مالیتی -/۴۰۰۰ روپے (۴) دکان واقع چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودہا کا ½ حصہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے۔ (۵) پلاٹ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی -/۷۰۰۰ روپے۔ (۶) ایک عدد بھینس ایک گائے ایک گدھی دو بکریاں سب کی مالیت -/۲۲۰۰۰۔ (۷) بنک میں جمع شدہ رقم -/۶۰۸ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۳۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رحمت اللہ ولد حبیب اللہ چک نمبر ۳۸ ج ب ضلع سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ظفر اللہ خان طاہر وصیت نمبر ۲۵۵۵۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ ثناء اللہ خان وصیت نمبر ۲۷۲۱۵۔

مسل نمبر ۲۸۴۳۳ میں عائشہ بیگم زوجہ چوہدری محمد صادق صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۳ فیکٹری ایریا ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۲-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۲۵ ملی گرام ۵۲ گرام مالیتی -/۱۶۸۷۵ روپے۔ (۲) نقد پندرہ ہزار روپے قومی بچت میں ہیں۔ (۳) حق مہر -/۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عائشہ بیگم زوجہ محمد صادق صاحب ۱۲/۳ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید [illegible] اللہ ندیم مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۷۱۶۔

راستبازی

راستبازی کے گُن تو گاتے ہیں
آدمی کا شرف بتاتے ہیں
ہر کسی کی زباں پہ ہے یہ بات
اہلِ ایماں کی ہیں یہی تو صفات
قوم و ملت کی ہے نجات اس میں
زندہ لوگوں کی ہے حیات اس میں
راستبازی سے ہے خدا کو پیار
ہر ترقی کا ہے یہی معیار
چاہتے ہیں کہ سچ کہے ہر شخص
ساتھ سچوں کے ہی رہے ہر شخص
گھر ہو یا کوئی کوچہ و بازار
ہے یہی امن و عافیت کا حصار
سوچتا ہوں مَیں ایک بات مگر
ہے یہ تہذیبِ نَو کا سارا اثر
دل میں جھوٹ اور منہ پہ سچائی
شرم کو شرم ہی نہیں آئی
جب ضرورت پڑی تو جھوٹ کہا
دل میں سچ کا کوئی بھرم نہ رہا
عذر یہ ہے کہ اور کیا کرتے
بات فوری تھی غور کیا کرتے
مال کھو بیٹھتے حماقت سے
ہم تو باز آئے اس صداقت سے
اپنی عزت کو داغدار کریں
سچ پہ قربان ہم وقار کریں
ہر کسی کی ہو تیز تر رفتار
ہم ہوں احساسِ کمتری کا شکار
یہ عمل ہو تو قیل و قال ہی کیا
راستبازی کا پھر سوال ہی کیا
مَیں نہ رکھوں گا واسطہ ان سے
ہے الگ میرا راستہ ان سے
راستبازی رہے گی میرا شعار
اس سے عزت ہے اور اس سے وقار
جان جاتی ہے خیر سے جائے
راستی پر نہ کوئی آنچ آئے
مال و اسباب تو بہانہ ہے
راستبازی مگر خزانہ ہے
مَیں خدا کی خوشی کا ہوں خواہاں
ہیچ ہیں زندگی کے سُود و زیاں
اے خدا مجھ کو راستبازی دے
اور ہر شئے سے بے نیازی دے

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا۔ وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے۔
حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ افغانستان میں خانہ جنگی کی ذمہ داری جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد پر عائد ہوتی ہے جب لاکھوں انسان بھوکے مر رہے تھے قاضی حسین احمد نے خود افغانستان جا کر گندم کی ترسیل روکنے کی دھمکی دی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کی علیحدگی سے حکومت بہتر انداز میں چلے گی۔

○ امیر جماعت اسلامی نے الزام لگایا ہے کہ وزیر اعظم نے غیر ملکی طاقتوں کا آلہ کار بن کر مجاہدین کے گروپوں میں لڑائی کروائی ہے انہوں نے کہا کہ میری بات مان لی جاتی تو حالات خراب نہ ہوتے۔

○ وزیر اعظم نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔ قائد حزب اختلاف کی شکایت پر سانگھڑ میں خواتین کے ساتھ زیادتی کی شکایت پر بھی تحقیقات کا حکم دیدیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ وہ دوسری جماعتوں کے قائدین سے بھی ملنے والے ہیں۔

○ جماعت اسلامی کے پارلیمانی گروپ نے قومی اسمبلی میں سپیکر سے ملاقات کر کے علیحدہ نشستیں دینے کا مطالبہ کیا ہے

○ جماعت اسلامی کے بعد جمیعت علمائے پاکستان نے بھی اسلامی جمہوری اتحاد کی پارلیمانی پارٹی کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ کراچی کے ایک شہری نے وزیر اعظم کی سیلف ایمپلائمنٹ سکیم کو سندھ ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ آئینی درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ وزیر اعظم نے یہ سکیم ذاتی تشہیر کے لئے شروع کی ہے۔ اسے کسی اسمبلی یا سینٹ نے منظور نہیں کیا نہ ہی صدر مملکت نے کوئی آرڈیننس جاری کیا ہے۔ فارموں پر بھی کسی سرکاری محکمے یا وزارت کا نشان نہیں۔

○ جاپان اور روس کے درمیان جاپان کے ان چار جزیروں کی واپسی کے بارہ میں سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ جن پر دوسری جنگ عظیم کے دوران قبضہ کر لیا گیا تھا۔ روس دو برس کے دوران ان جزیروں سے اپنی فوجیں واپس بلائے گا۔

○ سابق سوویت جمہوریہ تاجکستان میں حکومت کے حامیوں اور مخالفوں میں جھڑپوں کے نتیجہ میں ۵ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ دارالحکومت میں رات کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

○ افغان عبوری حکومت اور گلبدین حکمت یار کے درمیان جنگ بندی کے سمجھوتہ کے بعد کابل شہر میں صورتحال کافی بہتر ہو گئی ہے۔ وزیر دفاع نے سرکاری ملازمین کو کام پر واپس آنے کی تلقین کی ہے۔ یاد رہے کہ جنگ بندی سے قبل حکمت یار دستوں نے فائرنگ کر کے ۴۰ افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔

○ کمبوڈیا میں ایک ماہ کی جنگ بندی کے بعد حکومت کی فوجوں اور کھیمرروج کے حامیوں کے درمیان پھر لڑائی شروع ہو گئی ہے۔

○ عراق نے کابل میں قائم ہونے والی نئی افغان حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

○ ایران نے خوراک اور امدادی سامان پر مشتمل دو جہاز کابل بھجوائے ہیں۔

○ پاکستان کے وزیر اعظم ترکمانستان کے دارالحکومت اشک آباد جا رہے ہیں جہاں وہ وسطی ایشیا سربراہ کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

○ مصر کی ایک عدالت نے چار پاکستانیوں سمیت دس غیر ملکیوں کو منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں سزائے موت سنائی ہے۔

○ جامعہ مسجد دہلی کے امام سید عبداللہ بخاری نے کہا ہے کہ وہ وزیر اعظم کی دعوت پر پاکستان آئے تھے مگر یہاں کسی سرکاری اہلکار نے ان سے رابطہ قائم نہیں کیا۔ انہوں نے حکومت پاکستان کے رویہ پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ آئندہ کبھی پاکستان نہیں آئیں گے۔

○ صوبائی زکوٰۃ کونسل کے چیئرمین اور لاہور ہائی کورٹ کے جج جسٹس محمد الیاس نے زکوٰۃ کی تقسیم کے نظام پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب تک پنجاب میں سات ارب سولہ کروڑ نوے لاکھ روپے زکوٰۃ فنڈ سے صرف ہو چکے ہیں۔ تاہم اس خطیر رقم کے خرچ ہونے کے اثرات معاشرے کے خدوخال پر نظر نہیں آرہے۔ لوگوں کو شکایت ہے کہ زکوٰۃ کی رقوم خرد برد ہو کر غیر مستحق لوگوں کے ہاتھوں میں چلی جاتی ہیں۔

○ صوبہ بلوچستان میں بلدیاتی انتخابات کے موقع پر کوئٹہ میں صورتحال زبردست کشیدہ ہے۔ فرنٹیئر کور نے شہر میں گشت شروع کر دیا ہے۔ حکومت کی طرف سے کوئٹہ میونسپلٹی کے انتخابات ملتوی کئے جانے پر متعدد سیاسی جماعتوں نے احتجاجی مظاہرے شروع کر دیئے ہیں۔ صوبائی وزیر بلدیات نے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت انہیں بائی پاس کر کے فیصلے کر رہی ہے۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان کی موجودہ حکومت کے خلاف کارروائی کے لئے حزب اسلامی سمیت کسی کو بھی اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیگا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ارکان پارلیمینٹ کی مراعات کا بل جو گزشتہ دنوں قومی اسمبلی میں منظور ہوا تھا واپس لے لیا جائے گا۔

بقیہ: صا سے آگے

کو دم مارنے کی طاقت نہیں۔ دنیا کی ہر چیز خدا کے مقابلے میں ایک مرے ہوئے کیڑے کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ پس جب ہم حقوق اللہ کی ادائیگی کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا اگر ہم ان حقوق کو ادا نہیں کریں گے تو خدا کو نقصان پہنچے گا۔ خدا کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ وہ تو غنی اور صمد ہے اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ اس کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندہ کو پیدا کیا تھا بندہ بننے کے لئے۔ خدا تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے اس نے اپنے کلام میں فرمایا کہ یہ میرے حق ہیں۔ تم ان کو ادا کیا کرو۔ دراصل یہ اس کے حقوق نہیں یہ تو ہمارے ہی حقوق بنتے ہیں تاکہ ہم مقصدِ حیات کو حاصل کر سکیں۔ یعنی جو مقصود ہے وہ انسان کی خود اپنی ہی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ تمہاری ذات نے اس مقصد کے حصول کے بعد میرے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس لئے میں اسے اپنا حق قرار دے دیتا ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۶۷ء)

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مفید اور مؤثر مشروبات

شربت فرحت افزاء:- لال شربتوں میں اعلیٰ ترین۔ گرمی میں جسم و روح کو تسکین دینے والا۔ بہترین ادویہ سے تیار کردہ

شربت بادام:- مقوی دماغ۔ مقوی بدن اور مسکن روح ہے۔ گرمی کے موسم میں مہمان نوازی کیلئے بہترین تحفہ۔ قیمت ۳۰/-

شربت صندل:- مفرح اور مقوی روح و دماغ ہے۔ قیمت ۲۰/-

شربت بزوری:- گرمی میں جگر کی حرارت دور کرتا اور یرقان وغیرہ جیسے موذی مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت ۲۰/-

دیگر ہربل مشروبات

شربت فولاد، شربت تریاق جگر، شربت بنفشہ، شربت شہتوت، شربت مصفی، شربت زعیر، شربت انجبار۔ جنرل سٹورز کیلئے مال دستیاب ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک، ربوہ

اوقات کار:- ۳½ شام تا ۷ بجے

ڈینٹسٹ:- رانا مدثر احمد

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی

جائیداد کی خرید و فروخت

ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱